

## خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 25 ستمبر 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ چند خطبات میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بیان میں توکل کے اعلیٰ ترین مقام کو بیان کرتا رہا ہوں۔

اس زمانے میں آپ کے غلام صادق نے آپ کے اسوہ کے مطابق اُسے کس طرح ہمارے لیے بیان کیا، کیا تعلیم دی، اس پر کیا عمل کیا؟ اس حوالے سے آج کچھ کہوں گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کیے ہوئے ہیں ان کو حتیٰ المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا! تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔“

صد ہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ وبالا کر سکتے ہیں، ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔

حضور انور نے تصریح فرمائی کہ اسباب آدمی استعمال کرتا ہے، لیکن بہت ساری مصیبتیں ایسی ہیں، ایسے موقعے پیدا ہو سکتے ہیں، جہاں وہ اسباب جن پر انحصار ہوتا ہے، وہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے بد اثرات سے بچائے۔ یہ وہ حالت ہے، جس پر چل کر ایک مومن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بن سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے متبعین کو آپ توکل کی نصیحت حسبِ موقع فرماتے رہتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ ”یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وہ بڑی طاقت والا ہے، جب اُس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے، تو اللہ اُس کے لیے کافی ہے۔“

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے، تو تنگیوں اور تکلیفوں میں بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں، اُس سے دُور نہیں جاتے۔ یہ نہیں ان کو خیال آتا کہ پتا نہیں کیا ہے، کیا نہیں۔ ابتلا ہے یا امتحان ہے یا سزا ہے؟ اگر کامل توکل اللہ تعالیٰ پر ہے، اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کر رہے ہیں، تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ فضلوں سے نوازتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے، جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے، اُس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے؟ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے، ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں، وہ اس کو پاتے ہیں، اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں، وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے، وہ اگر چند روز مکرو فریب سے کچھ

حاصل بھی کر لیں، تو وہ لا حاصل ہے۔ کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں، جنہوں نے دین کے مقابلے میں دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ پر توکل ہی نہیں اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا تصور ہی نہیں، جو ہم ہر عہد میں دہراتے ہیں، خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہے، اُس میں بھی دہرائیں گے۔ تو پھر یہ عقائد اور ایمان کی کمزوری ایسے شخص کو اگلے جہان کی نعمتوں سے بھی محروم رکھے گی۔ اِس دنیا کو انہوں نے سب کچھ سمجھا ہے اور اُسے پانے کی کوشش کرتے رہے ہیں، کچھ کو مل گیا، کچھ اُس کو پانے کی کوشش میں اِس جہان سے رخصت ہو گئے، ناکام ہو گئے۔ یا ملا اور اُس کے بعد ضائع ہو گیا اور پھر دنیاوی طور پر عذاب میں انہوں نے زندگی گزاری۔ نہ دین کے رہے، نہ دنیا کے رہے، اِس بارے میں ایک شاعر نے یہ کہا ہے کہ نہ خدا ہی ملانہ وصالِ صنم

دعا اور توکل کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ ساری عقدہ کشائیاں دعا سے ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے، صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے، کیا دوست کے لیے اور کیا دشمن کے لیے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے، ہمارے بس میں ایک ذرہ بھی نہیں ہے، مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل پیدا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں کہ اصلاحِ نفس کے لیے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لیے، نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے، اِس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اُس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا، اُسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دُور ہو جائیں گی۔ اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جاوے گا۔

آپؐ کے توکل کے پہلو کو بیان کرتے ہوئے آپؐ کے سیرت نگار حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ

باوجود اِس کے کہ آپؐ تیاری، مقدمات میں پوری محنت اور کوشش فرماتے تھے، مگر اُن اسباب پر آپؐ کبھی بھروسہ نہیں کرتے تھے، بلکہ دعاؤں سے کام لیتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ ہی کی ذات آپؐ کے مد نظر رہتی تھی، وہی معبود اور مطلوب تھا اور اُسی پر توکل اور اعتماد ہوتا تھا۔

ایک نصیحت جو اپنے ایک مخلص کو آپؐ نے فرمائی، اُس کا ذکر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؒ ایک روایت میں کرتے ہیں کہ حافظ نور محمد صاحبؒ متوطن فیض اللہ چک نے مجھے تحریر بتایا کہ حافظ حامد علی صاحبؒ سے میں نے یہ حوالہ سنا تھا کہ حضرت اقدسؒ نے فرمایا کہ اگر کسی مقدمے میں یا اور کسی طرح حاکم کے سامنے جانا ہو، تو جانے سے پہلے سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھ لیجیے چاہیے اور سات مرتبہ اپنی انگلی سے اپنی پیشانی پر یا عزیز لکھ لینا چاہیے۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ کامیابی دیتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؒ اِس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غالباً حالتِ استغناء عن غیر اللہ یعنی غیر اللہ سے بے نیازی اور حالتِ توکل علی اللہ کے پیدا کرنے کے لیے آپؐ نے یہ فرمایا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ توکل علی اللہ کی عجیب شان ہے، جو ہمیں آپؐ میں اپنے آقاؐ کی اتباع میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توکل کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## خطبة ثانية

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ ❁ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ❁ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ❁ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ❁ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ  
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ❁ اذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ❁